از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 12 مارچ 1953

چیئرمین آف دی بینکورا میونسپلٹی

بنام

لالجی راجہ و پسران

[مہر چند مہاجن اور بھگوتی جسٹس صاحبان]

کلکتہ عدالت عالیہ کے قوائد، حصہ I، باب 11، قاعدہ 9-واحد جج کا دائرہ اختیار-"جائیداد کی ضبطی کا حکم"- ضبطی، کا مطلب-میونسپل قوانین کے تحت غیر صحت بخش کھانے کو ٹھکانے لگانے کا حکم-آیا ضبطی ہو-بنگال میونسپل ایکٹ، 1932، دفعات 428، 431,432-

بنگال میونسپل ایکٹ (XV، سال 1932) کی دفعہ 431 اور 432 کے تحت ضلع مجسٹریٹ کا مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 428 کے تحت ضبط کی گئی کھانے کی چیز کو ٹھکانے لگانے کا حکم کلکتہ عدالت عالیہ کے قواعد کے حصہ II کے باب II کے قاعدے 9 کی شق کے معنی میں جائیداد کو ضبط کرنے کا حکم نہیں ہے، اور مذکورہ عدالت عالیہ کے واحد جج کو اس طرح کے حکم سے حوالہ سننے کا دائرہ اختیار حاصل ہے۔

جب تک کہ جائیداد کا نقصان یا محرومی کسی جرم، غیر قانونی حرکت یا عہد کی خلاف ورزی کے لیے جرمانے یا سزا کے طور پر نہ ہو، یہ جائیداد کی "ضبطی" کے مترادف نہیں ہو گا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 23، سال 1952۔ فوجداری ریفرنس کیس نمبر 110، سال 1951 میں کلکتہ (جسٹس چندر) میں نظام عدلیہ کی عدالت عالیہ کے 18 جنوری 1952 کے حکم سے اپیل۔

اپیل کنندہ کے لیے این سی تالکدار اور اے ڈی دت۔

جواب دہندگان کے لیے اجیت کمار دتہ اور ایس این مکھرجی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

12.1953 مارچ۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس بھگوتی نے سنایا۔

یہ آئین کے آرٹیکل 134 (c) کے تحت ایک اپیل ہے اور اس بات کو اٹھاتا ہے کہ کیا کلکتہ میں نظامِ عدلیہ کی عدالت عالیہ کا کوئی واحد جج بنگال میونسپل ایکٹ XV، سال 1932 کی دفعہ 431 اور 432 کے تحت کسی حکم سے حوالہ سن سکتا ہے۔

فوجداری معاملات میں عدالت عالیہ کے واحد جج کے دائرہ اختیار کی تعریف عدالت عالیہ کے قواعد کے قاعدہ 9، باب II، حصہ I کی شق میں کی گئی ہے اور شق کا متعلقہ حصہ درج ذیل ہے:-

"بشر طیکہ ایک واحد جج مندرجہ ذیل کے علاوہ کسی بھی اپیل، حوالہ، یا نظر ثانی کی درخواست کی سماعت کر سکتا ہے:--

(1) ایک سزائے موت، نقل و حمل، تعزیری غلامی، جائیداد ضبط کرنے یا قید کے حکم سے متعلق، جرمانے کی ادائیگی میں ناکامی پر قید کا حکم نہیں ہے۔................"

لہذا کسی واحد جج کے پاس جائیداد کی ضبطی کے حکم سے متعلق کسی حوالہ یا نظر ثانی کی درخواست سے نمٹنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے، اور اس اپیل میں جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا بنگال میونسپل ایکٹ، 1932 کی دفعہ 431 اور 432 کے تحت ضلع مجسٹریٹ، بنکورا کی طرف سے منظور کردہ حکم مذکورہ بالا شق کے معنی میں جائیداد کی ضبطی کے حکم کے مترادف ہے۔

متعلقہ حقائق کو مختصر طور پر اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے: جواب دہندگان بنکورا بلدیہ کے اندر بنکورا قصبے میں کئی تیل ملوں کے مالک ہیں۔ میونسپلٹی کے سینیٹری انسپکٹر کو 6 مارچ 1950 کو اطلاع ملی کہ جواب دہندگان سے تعلق رکھنے والے سری گورنگا تیل مل کے منیجر نے سری ہنسیشور ماجے کی رائس مل کے صحن میں تقریباً 300 تھیلے سڑے ہوئے، سڑے ہوئے، ناگوار سرسوں کے بیج اور تقریباً 600 تھیلے ناگوار سرسوں کے بیج مل کے گودام میں فروخت کے لیے اور فروخت کے لیے اس سے تیل تیار کرنے کے لیے جمع کیے تھے۔ اس کی طرف سے اس کی گئی درخواست پر سب ڈویژنل آفیسر، بانکورا نے باضابطہ طور پر وارنٹ تلاشی جاری کیا اور اسی دن سینیٹری انسپکٹر نے جواب دہندگان

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے قبضے میں سرسوں کے بیجوں کی ایک بڑی مقدار پائی جو انتہائی غیر مستحکم، ناگوار اور انسانی استعمال کے لیے نااہل پائی گئی۔ انہوں نے 6 مارچ 1950 اور 8 مارچ 1950 کے درمیان مذکورہ بیج ضبط کیے اور ضبطی کی تکمیل کے بعد جواب دہندگان سے مذکورہ سرسوں کے بیجوں کو تباہ کرنے کے لیے تحریری رضامندی مانگی جس سے انہوں نے انکار کر دیا۔ اس لیے سینیٹری انسپکٹر نے تمام تھیلے ضبط کر لیے، یعنی۔ 951 بیگ، جواب دہندگان کے مل کے گوداموں میں ان کی رضامندی سے۔ کئی کارروائیوں کے بعد جن کا اس اپیل کے مقصد کے لیے ذکر کرنا ضروری نہیں ہے، ضلع مجسٹریٹ بنکورا نے 14 اگست 1951 کو بنگال میونسپل ایکٹ کی دفعہ 431 اور 432 کے تحت ایم پی نمبر 58، سال 1950 میں پایا کہ سرسوں کے بیجوں کا ذخیرہ جو 6 مارچ 1950 کو ضبط کیا گیا تھا، اس تاریخ کو تھا اور اب بھی انسانی استعمال کے لیے نااہل تھا۔ لیکن جہاں تک بیجوں سے کوئی تیل نہیں نکل رہا تھا اور بیج کھاد یا مویشیوں کی خوراک کے طور پر استعمال ہونے کے قابل تھے، وہ ان کی تباہی کی ہدایت نہیں کریں گے لیکن انہوں نے ہدایت کی کہ بنکورا میونسپلٹی کے کمشنر انہیں کھاد کے طور پر یا مویشیوں کی خوراک کے طور پر ٹھکانے لگائیں تاکہ اس طرح کے ٹھکانے لگانے سے پہلے یہ یقینی بنایا جا سکے کہ زیر بحث اسٹاک انسانی خوراک کے طور پر استعمال ہونے کے قابل نہیں ہے۔ مدعا علیہان نے عدالت عالیہ کے حوالے کے لیے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کے خلاف ایڈیشنل سیشن جج بنکورا کے سامنے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 435 کے تحت درخواست دائر کی۔ ایڈیشنل سیشن جج نے فیصلہ دیا کہ سرسوں کے بیجوں کی ضبطی غیر قانونی ہے اور یہ ظاہر کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں ہے کہ زیر بحث بیجوں کو ان کی فروخت یا انسانی استعمال کے لیے تیل تیار کرنے کے مقصد سے جمع کیا گیا تھا یا جگہوں پر لایا گیا تھا۔ اس لیے انہوں نے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 438 کے تحت کارروائی کو کالعدم قرار دینے کے لیے عدالت عالیہ کا حوالہ دیا۔ جسٹس چندر نے حوالہ قبول کر لیا، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا اور کیس کو کچھ لوگوں کے ذریعے دوبارہ سماعت کے لیے ریمانڈ کر دیا۔ دوسرے مجسٹریٹ نے، جیسا کہ فاضل جج کی رائے میں، ضلع مجسٹریٹ نے اس معاملے کا فیصلہ سرسوں کے بیجوں کے معائنے کے دوران بنائے گئے اپنے مشاہدات پر کیا تھا نہ کہ ریکارڈ میں موجود مواد پر۔ عدالت عالیہ کے بنچ کو ایک درخواست دی گئی تھی اور اس نکتے پر اجازت دی گئی تھی کہ آیا جسٹس چندر کو مذکورہ بالا اصول کے پیش نظر حوالہ کی سماعت کے لیے اکیلے بیٹھنے کا دائرہ اختیار تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل گزاروں کی طرف سے سری این سی تالکدار نے زور دیا کہ ضلع مجسٹریٹ بنکورا کی طرف سے بنگال میونسپل ایکٹ 1932 کی دفعہ 431 اور 432 کے تحت دیا گیا حکم قاعدے کی شق کے معنی میں جائیداد کو ضبط کرنے کا حکم تھا اور جسٹس چندر کو حوالہ سے نمٹنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا اور اس کے حکم کو کالعدم قرار دیا جانا چاہیے۔

دفعہ 431 میں کہا گیا ہے:

"(1) جہاں دفعہ 428 کے تحت ضبط شدہ کوئی زندہ چیز، خوراک، منشیات کی چیز، دفعہ 429 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت رضامندی سے تباہ نہیں کی جاتی ہے، یا جہاں اس طرح ضبط شدہ کھانے کی چیز جو جلد خراب ہونے والی ہے، اس دفعہ کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت نمٹا نہیں جاتا ہے، اسے اس طرح کی ضبطی کے بعد جتنی جلدی ہو سکے مجسٹریٹ کے سامنے لے جایا جائے گا۔

(2) اگر مجسٹریٹ کے سامنے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایسی کوئی زندہ چیز بیمار یا غیر صحت بخش ہے یا یہ کہ ایسی کوئی خوراک یا دوا غیر صحت بخش، غیر صحت بخش یا انسانی خوراک یا ادویات کے لیے نااہل ہے، جیسا کہ معاملہ ہو۔................ وہ اسے اس شخص کی قیمت پر تباہ کرے گا جس کے قبضے میں یہ اس کے قبضے کے وقت تھا، یا کمشنروں کے ذریعہ بصورت دیگر اسے ٹھکانے لگا دے گا تاکہ وہ انسانی خوراک یا دوا کے طور پر استعمال ہونے کے قابل نہ ہو۔................"

دفعہ 432 میں کہا گیا ہے:-

"جب کوئی اختیار اس باب کے ذریعے دیے گئے کسی بھی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، کسی زندہ چیز، خوراک یا کسی منشیات کو تباہ کرنے یا اسے ٹھکانے لگانے کی ہدایت کرتا ہے تاکہ اسے خوراک یا دوا کے طور پر استعمال ہونے سے روکا جاسکے، تو اسے کمشنر کی ملکیت سمجھا جائے گا۔"

لفظ "ضبط" کی تعریف مرے کی آکسفورڈ ڈکشنری میں کی گئی ہے:-" کسی جرم، غیر قانونی حرکت، یا عہد کی خلاف ورزی کے نتیجے میں سامان کو کھونے یا محرومی کا ذمہ دار بننے کی حقیقت"" خلاف ورزی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کی سزا" یا" "کسی جرم کی سزا"۔ یہ دلیل دی گئی کہ جہاں تک دفعہ 432 میں کمشنر کو ممنوعہ خوراک یا منشیات کی حوالگی کے لیے کہا گیا ہے، جائیداد کے مالک کو اس میں موجود ملکیت کے حقوق سے محروم یا محروم کر دیا گیا تھا اور مجسٹریٹ کی طرف سے دفعہ 431(2) کے تحت دیا گیا حکم اس طرح جائیداد کو ضبط کرنے کا حکم تھا۔

ہماری رائے میں یہ دلیل بے بنیاد ہے۔ لغت کے معنی "ضبطی" کے مطابق سامان کا نقصان یا محرومی کسی جرم، غیر قانونی حرکت یا عہد کی خلاف ورزی کے نتیجے میں ہونا چاہیے یا خلاف ورزی کی سزا یا کسی جرم کی سزا کے طور پر ہونا چاہیے۔ جب تک کہ سامان کا نقصان یا محرومی کسی جرم، غیر قانونی حرکت یا عہد کی خلاف ورزی کے لیے جرمانے یا سزا کے طور پر نہ ہو، یہ ضبط کی تعریف کے اندر نہیں آئے گا۔ دفعہ 431(2) کے تحت جو فراہم کیا گیا ہے وہ خوراک یا منشیات کی تباہی ہے جو غیر صحت بخش، غیر صحت بخش یا انسانی خوراک یا دوا کے لیے نااہل ہے یا کمشنروں کے ذریعے دوسری صورت میں اسے ٹھکانے لگانا ہے تاکہ اسے انسانی خوراک یا دوا کے طور پر استعمال نہ کیا جا سکے۔ اس طرح کے ممنوعہ کھانے یا منشیات کو کمشنروں کے حوالے کرنا جو دفعہ 432 کے ذریعے فراہم کیا گیا ہے، اس مقصد کے لیے ہے کہ کمشنروں کے ذریعے اس طرح کے کھانے یا منشیات کو تباہ کرنے یا بصورت دیگر ٹھکانے لگانے میں آسانی ہو اور یہ کسی بھی طرح سے بلدیہ کے ذریعے اس طرح کے کھانے یا منشیات کو ضبط کرنے کے مترادف نہیں ہے۔ ناقص خوراک یا منشیات کو غیر صحت بخش، غیر صحت بخش یا انسانی خوراک یا دوا کے لیے نااہل پائے جانے کی وجہ سے مالک کے ذریعے نمٹا نہیں جا سکتا۔ اسے تباہ کرنا چاہیے یا دوسری صورت میں ٹھکانے لگانا چاہیے تاکہ اسے انسانی خوراک یا دوا کے طور پر استعمال ہونے سے روکا جا سکے۔ اس لیے میونسپل کمشنروں کو جو کرنے کا اختیار دیا گیا ہے وہ وہی ہے جو مالک سے خود کرنے کی توقع کی جائے گی اور اس لیے جو کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہ جائیداد کو ضبط کرنے کے مترادف نہیں ہو سکتا۔ یہ حکم کسی جرم کی سزا نہیں ہے بلکہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ایک اقدام ہے کہ سزا یافتہ خوراک یا منشیات کو انسانی خوراک یا دوا کے طور پر استعمال نہ کیا جائے۔

یہ کہ یہ صحیح موقف ہے، ایکٹ کے باب XXIV توضیعات سے واضح ہے جو جرمانے فراہم کرتا ہے۔ دفعہ 501 سے 504 مخصوص جرائم کے لیے سزائیں تجویز کرتی ہیں اور دفعہ 500 عام طور پر اس میں مذکور متعدد جرائم کے لیے سزائیں تجویز کرتی ہے۔ تاہم دفعہ 431 اس میں شامل نہیں ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس طرح جائیداد کی ضبطی بنگال میونسپل ایکٹ میں مذکور کسی بھی جرم کے لیے سزایا سزاؤں میں سے ایک نہیں ہے۔ عدالت عالیہ کی حکمرانی میں متعلقہ شق میں سزائے موت، نقل و حمل، تعزیراتی غلامی، جائیداد ضبط کرنے یا قید کے حکم کو ایک ساتھ گروپ کیا گیا ہے۔ یہ آرڈر خالصتاً آرڈر ہوتے ہیں۔ جرائم یا جرائم کے ارتکاب کے لیے سزا یا غیر قانونی حرکت کے طور پر اور جائیداد کی ضبطی کا ذکر اس کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے جو کسی جرم یا جرم کے ارتکاب کے نتیجے میں شامل ہو۔ تاکہ جائیداد کی اس طرح کی ضبطی واحد جج کے دائرہ اختیار کو روک دے، یہ جائیداد کی ضبطی ہونی چاہیے جو کسی جرم یا جرم کے ارتکاب کے لیے جرمانے یا سزا کے طور پر فراہم کی جاتی ہے۔ اپنی محنت کے باوجود جناب این سی طلکدار ہمیں بنگال میونسپل ایکٹ، 1932 کی کسی شق کی نشاندہی نہیں کر سکے ہیں، جس میں دفعہ 431 (2) کے تحت جرم یا جرم کے ارتکاب کے لئے سزا یا غیر قانونی حرکت شامل ہے۔ مدعا علیہ پر جس جرم کا الزام لگایا جا سکتا ہے اس کی تعریف ایکٹ کی دفعہ 421 میں کی گئی ہے اور دفعہ 500 میں فراہم کردہ اس جرم کی سزا جرمانہ ہے نہ کہ ضبطی۔

اس لیے ہماری رائے ہے کہ 14 اگست 1951 کو بنگال میونسپل ایکٹ، 1932 کی دفعات 431 اور 432 کے تحت بنکورا کے ضلع مجسٹریٹ کا حکم، عدالت عالیہ کے قواعد کے قاعدہ 9، باب II، حصہ I کی شق کے معنی کے اندر جائیداد کو ضبط کرنے کا حکم نہیں تھا، اور چندر جسٹس کو حوالہ پر غور کرنے اور فیصلہ کرنے کا دائرہ اختیار حاصل تھا۔ نتیجہ یہ ہے کہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

اپیل کنندہ کا ایجنٹ: سوکمار گھوش۔

جواب دہندہ کے لیے ایجنٹ: آر آر بسواس۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document